آرائی کے بارے میں غیر جانب داری کے ساتھ اہم معلومات فراہم کرتی ہے۔ اس کی اشاعت ثانی سے ایک بار پھر غالب شناسی کے مطالعے کو تحریک ملے گی۔ آج کے علمی معیارات اور شخصیت پرستی کی روشنی میں اس معرکہ آرائی کو دیکھا جائے گا تو یقیناً فکرِ غالب کے نئے گوشے سامنے آئیں گے جو سخن فہمی میں بھی معاون ہوں گے۔

کتاب : اردو ادب کی تاریخیں ۔ نظری مباحث

مُصنّف : سلمان احمد

سنہ اشاعت : ۱۹۹۹ء

ناشر : قصر الادب ۔ حیدرآباد سندھ

مُبصّر : ڈاکٹر اسلم فرخی

جو کتاب اس وقت میرے پیشِ نظر ہے وہ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا نام ہے "اردو کی ادبی تاریخیں ۔ نظری مباحث"۔ مُرتّب ہیں سلمان احمد ۔ سلمان احمد نے اردو کی ادبی تاریخوں کے حوالے سے سولہ قابلِ قدر عالمانہ مضامین کو اس مجموعے میں یکجا کیا ہے اور ایک مفید دیباچہ خود ہی لکھا ہے۔

تاریخ نویسی مسلمانوں کا خاص فن رہا ہے چناں چہ سیاسی تاریخوں میں ثقافتی حوالے سے شاعروں اور ادیبوں کے تذکرے بھی ہوتے تھے ۔ اگرچہ ان کی حیثیت ضمنی ہوتی تھی تاہم انھیں تاریخ کی کلّیت کا جزو تصور کیا جاتا تھا۔ ان ضمنی تذکروں نے تذکرۂ شعرا کے عنوان سے انفرادی آہنگ اختیار کیا۔ فارسی میں شعراء کے تذکرے مرتب ہوئے اور محمد حسین آزاد نے اپنی مشہور کتاب "آبِ حیات مرتب کی جس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ادبی تاریخ ہونے کے ساتھ ساتھ بذاتِ خود ادب بھی ہے۔ آبِ حیات سے ڈاکٹر جمیل جالبی کی مبسوط تاریخ ادب تک جو ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اردو کی ادبی تاریخوں نے اپنا سفر تیزی سے طے کیا ہے۔ بعض بزرگوں نے ادبی تاریخیں انفرادی سطح پر مرتب کی ہیں جس میں گل رعنا ۔ داستانِ تاریخ اردو ۔ بعض امتحانی اور درسی ضروریات کے تحت مُرتّب ہوئی ہیں ۔ جیسے آغا باقر کی تاریخ نظم و نثرِ اردو کے علاوہ انگریزی میں بھی اردو ادب کی تاریخیں مرتب ہوئی ہیں۔

سلمان احمد نے اپنے دیباچے میں ۳۸ ادبی تاریخوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں کے پس منظر اور حوالے سے مُرتّب ہونے والی ۳۵ کتابوں کی بھی ایک فہرست اس دیباچے میں شامل ہے۔ ان فہرستوں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سو، سوا سو